بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگ بدر کے حالات وواقعات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07؍جولائی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبہ میں کفار مکہ پر مسلمانوں کے رعب کے ضمن میں ابو جہل اور عُتبہ کے جنگ کرنے کے بارے میں اختلاف کا ذکر ہوا تھا، پھر ابو جہل کے طعنہ کی وجہ سے عُتبہ نے جنگ کا اعلان بھی کیا اور یوں باقاعدہ جنگ شروع ہوئی۔

عُتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شَیبہ بن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید بن عُتبہ کے درمیان چلتا ہوا نکلا اور صفوں سے آگے نکل کر مبارزت طلب کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اِس پر انصار کے کچھ نوجوانوں کے عُتبہ کو جواب دینے پر اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ ان کے بتانے پر اُس نے کہا کہ ہمارا تم سے کوئی سروکار نہیں، ہمارا اِرادہ تو صرف اپنے چچا کے بیٹوں سے لڑنے کا ہے اور ساتھ ہی بلند آواز سے پکار کر کہا: اَے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے رشتہ داروں میں سے ہمارے برابر کے لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیجو۔ تو نبیؐ نے فرمایا: اٹھو اَے حمزہ! اٹھو اَے علی! اٹھو اے عُبَیدہ بن حارث! (اوّل الذکر آپؐ کے چچا اور مؤخّر الذکر دونوں آپؐ کے چچازاد تھے)۔ حمزہ عُتبہ کی طرف بڑھے، حضرت علیؓ کہتے ہیں میں شَیبہ کی طرف بڑھا اور عُبَیدہ اور ولید میں دو جھڑپوں کا تبادلہ ہوا اور دونوں میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو زخمی کر کے کمزور کر دیا۔ پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور اُس کو مار ڈالا اور عُبَیدہ کو ہم اٹھا کر لائے۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے دشمنوں کو مار دیا۔

حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اپنے ساتھی عُبَیدہ بن حارث کو اپنی فوج میں اٹھا لائے تو اُن کا پاؤں کٹ چکا تھا، جب اُن کو رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا میں شہید نہیں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک تم شہید ہو۔ عبیدہ بن حارثؓ اِن زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور بدر سے واپسی پر راستہ میں انتقال کیا۔

جب دونوں لشکر آپس میں مل گئے یعنی شدید لڑائی ہونے لگی تو ابو جہل نے دعا کی کہ اَے خدا! ہم میں سے جو شخص قریبی رشتہ داریوں کو توڑتا اور ایسی باتیں بیان کرتا ہے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنیں، تُو آج اُسے ہلاک کر۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ ابو جہل کو یہی یقین تھا کہ گویا نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کی زندگی پَوِتر اور پاک نہیں۔ تبھی تواِس نے درد دل سے دعا کی لیکن اِس دعا کے بعد شاید ایک گھنٹہ بھی زندہ نہ رہ سکا اور خدا کے قہر نے اُسی مقام میں اُس کا سر کاٹ کر پھینک دیا اور جن کی پاک زندگی پر وہ داغ لگاتا تھا وہ اِس میدان سے فتح و نصرت کے ساتھ واپس آئے۔

مسلمانوں کے سامنے اُن سے تین گنا بڑی جماعت جو ہر قسم کے سامان حرب سے آراستہ ہو کر اس عزم کے ساتھ میدان میں نکلی تھی کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیا جاوے۔ مسلمان تعداد میں تھوڑے تھے۔ مگر زندہ ایمان نے اُن کے اندر ایک فوق العادت طاقت بھر دی تھی۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کے آزاد کردہ غلام حضرت **مھجعؓ** کو ایک تیر کا ہدف بنایا گیا جس سے وہ شہید ہو گئے، یہ مسلمانوں کے پہلے شخص تھے جنہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص آج کے دن صبر کے ساتھ ثواب سمجھ کر جنگ کرے گا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے گا خدا اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔ یہ سن کر عُمیر بن حمامؓ نے جو بنی سلمہ میں سے تھے کہا(اِس وقت اُن کے ہاتھ میں چند کھجوریں بھی تھیں جو وہ کھا رہے تھے)واہ واہ میرے اور جنت کے درمیان بس اتنا ہی وقفہ ہے کہ یہ لوگ مجھ کو قتل کر دیں اور پھر اپنی تلوار پکڑ کر اِس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا: عفراء کے بیٹے عوف بن حارث نے حضورؐ سے عرض کیا: یارسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس بات سے خوش ہوتا ہے؟ فرمایا: دشمن کو زرہ وغیرہ لباس حرب سے خالی ہو کر قتل کرنے سے، اِس پر اُنہوں نے اپنی زِرہ اُتار کر پھینک دی اور بہت سے کافروں کو قتل کرنے کے بعد خود بھی شہید ہو گئے۔

جنگ کے اختتام پر آنحضورؐ مقتولین کے درمیان کھڑے ہوئے اور ابو جہل کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ آپؐ نے اُس کو نہ پایا تو یہ دعا کی کہ **اَللّٰهُمَّ لَا تُعْجِزْنِيْ فِرْعَوْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ**۔ اَے اللہ تُو مجھے اِس امت کے فرعون کے مقابلہ پر عاجز نہ کر دینا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ابو جہل کو آنحضورؐ کے فرمان کے مطابق گھٹنے کے زخم کی نشانی سے پہچان کر زخمی حالت میں ڈھونڈ لیا۔ اس میں کچھ زندگی کی رمق باقی تھی، آپؓ کے پوچھنے پر اس خواہش کا اظہار کیا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹ دو۔ اُنہوں نے کہا کہ میں تیری اِس خواہش کو بھی پورا نہ ہونے دوں گا اور گردن کو ٹھوڑی کے پاس سے کاٹ کر حضورؐ کی خدمت میں لا کر آپؐ کے پاؤں میں ڈال دیا تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا: **اَللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ**۔ اللہ ہی وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے یہ بھی دعا مانگی کہ اَے خدا

ایسانہ ہو کہ وہ تیری گرفت سے نکل جائے۔ حضرت قتادہؓ سے مروی ہے: رسول اللہؐ نے فرمایا: ہر امت کا فرعون ہوتا ہے، اِس امت کا فرعون ابو جہل ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ابو جہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک تو وہ فرعون سے بڑھ کر ہے۔ فرعون نے تو آخر کہا اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا، مکہ میں سارا فساد اِسی کا تھا اور بڑا متکبر اور خود پسند اور عظمت اور شرف کا چاہنے والا تھا۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ سورۃ الانفال کی آیت وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب قریش نے چڑھائی کی تو رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اَے اللہ! یہ قریش قبیلہ اپنے گھوڑوں اور سامان فخر کے ساتھ اِس حالت میں آیا کہ وہ تیرے رسول کو جھٹلا رہے ہیں اور تکذیب کر رہے ہیں۔ اَے اللہ! میں تجھ سے وہ چیز طلب کرتا ہوں جس کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا: یا رسول اللہؐ! مٹھی بھر مٹی لیں اور اِن کفار کی طرف پھینک دیں تو پھر جب دونوں لشکروں کی آپس میں مڈھ بھیڑ ہوئی تو آپؐ نے مٹھی بھر مٹی کفار کے چہروں کی طرف پھینک دیا۔ تو مشرکین اپنی آنکھیں مسلنے لگے جس کے نتیجے میں وہ شکست خوردہ ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۔ یعنی کنکریوں سے بھری ہوئی مٹھی جسے آپؐ نے پھینکا، فی الحقیقت آپؐ نے اُسے نہیں پھینکا تھا، کیونکہ آپؐ کا پھینکنا اتنا ہی اثر انداز ہو سکتا ہے جتنا کہ ایک انسان اثر انداز ہوتا ہے، بلکہ اللہ نے اُسے پھینکا ہے جس کے نتیجے میں اِس مٹی کے ذرات اُن کی آنکھوں تک پہنچ گئے تو یہ پھینکنے کی صورت تو نبی کریمؐ سے صادر ہوئی لیکن اِس کا اثر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوا۔

حضرت جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہا آپؐ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: بہترین مسلمان یا ایسا ہی کوئی کلمہ فرمایا۔ جبرائیلؑ نے کہا اِس طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

بعض لوگوں کے خیال کہ فرشتوں کا نزول محض مومنوں کے لیے بطور بشارت اور دلی اطمینان تھا وگرنہ فرشتے جنگ میں عملاً شریک نہیں ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس تصور کو احادیث صحیحہ کے منافی قرار دیا نیز فرمایا: البتہ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ نصرت کے لیے تو ایک ہی فرشتہ کافی تھا تو ہزاروں فرشتے کیوں نازل ہوئے۔ امام ابن لکھتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے فرشتوں کا نزول اور مسلمانوں کو اِس کی اطلاع بطور خوشخبری تھی ورنہ اللہ اِس کے بغیر بھی اپنے دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کی مدد کر سکتا ہے۔

جب کھلی جنگ شروع ہوئی تو تھوڑی دیر بعد مشرکین کے لشکر میں ناکامی اور اضطراب کے آثار نمودار ہو گئے، اُن کی صفیں مسلمانوں کے تابڑتوڑ حملوں سے درہم برہم ہو گئیں، اُن میں بھگدڑ مچ گئی، مسلمانوں نے اُن کا پیچھا کیا اور اُنہیں شکست فاش دی۔

یہ معرکہ مشرکین کی شکست اور مسلمانوں کی فتح مبین پر ختم ہوااور اِس میں چودہ مسلمان (چھ مہاجرین اور آٹھ انصار) نے جام شہادت نوش کیا لیکن مشرکین کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا، اُن کے ستّر آدمی مارے اور ستّر قید کیے گئے جو عموماً قائد، سردار اور بڑے بڑے سربرآوردہ حضرات تھے۔

خطبہ کے اختتام پر حضورِانور نے فرمایا: کچھ دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتاہوں۔ فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کریں ۔ان کو ایسی راہنما عطا فرمائے جو ان کا حق ادا کرنے والے مسلمان اگر ایک ہو جائیں تو ان مشکلات سے نکل سکتے ہیں۔

اسی طرح سویڈن میں اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی جو آزادی رائے اور مذہبی آزادی کے نام پر غلط کام کرنے والوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور اس بہانے سے جو مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر آئے دن کچھ نہ کچھ ایسی حرکتیں کرتے ہیں جو مسلمانوں کے جذبات کو تکلیف پہنچانے والی ہیں ۔اللہ تعالیٰ ہی ان کے پکڑ کے سامان فرمائے۔

پھر فرانس میں جو حالات ہیں یہاں بھی مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔اور مسلمانوں کا ردعمل بھی غلط ہے۔ مسلمانوں کو اپنے عمل اسلامی تعلیم کے مطابق کرنے ہوں گے۔ جب مسلمانوں کے قول وفعل اسلامی تعلیم کے مطابق ہوں گے تو تب ہی کامیابیاں بھی ملیں گی۔ میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ دنیا بہت بڑی تباہی کی طرف جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اسی طرح پاکستان میں جو احمدی ہیں ان کے لیے بھی بہت دعا کریں، اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔